

موضوع الخطبة : الاستخارة

الخطيب : حسام بن عبد العزيز / حفظه الله

لغة الترجمة : الأردو

المترجم : سيف الرحمن التيمي (@Ghiras_4T)

موضوع:

نماز استخاره

پہلا خطبہ:

إن الحمد لله، نحمده ونستعينه ونستغفره، ونعوذ بالله من شرور أنفسنا، ومن سيئات أعمالنا، من يهده الله فلا مضل له، ومن يضلل فلا هادي له، وأشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له، وأشهد أن محمداً عبده ورسوله.

﴿ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تَقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ ﴾ [آل عمران: 102]. ﴿ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَنِسَاءً وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا ﴾ [النساء: 1]. ﴿ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا * يُصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَمَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا ﴾ [الأحزاب: 70 - 71].

حمد و ثنا کے بعد!

یہ ایک معلوم سی بات ہے کہ زندگی تغیرات اور حیرت انگیز واقعات سے عبارت ہے، بسا اوقات مختلف حالات کے بیچ و خم میں انسان الجھ کر حیران و ششدر کھڑا رہتا ہے، کبھی کبھار تو کئی کئی دن اور رات یوں ہی سوچ و فکر اور بے قراری کے عالم میں گزر جاتی ہے اور وہ فیصلہ نہیں لے پاتا کہ: کہاں جائے؟ اور کون سی راہ اختیار کرے؟

زمانہ جاہلیت کے لوگ (ایسے حالات میں) اپنے (ناقص) علم کے مطابق کچھ چیزوں کا سہارا لیا کرتے تھے جن سے ان کی حیرانگی اور ضلالت مزید بڑھ جاتی تھی، کچھ لوگ قرعہ کے تیروں کے ذریعہ فال گیری کرتے تھے، اور کچھ لوگ پرندہ اڑا کر فال نکالتے تھے۔

لیکن جب اسلام کی آمد ہوئی۔ جس نے لوگوں کے تمام مسائل کا حل پیش کیا اور ہر پریشانی دور کی۔ تو اس میں اس قسم کے تمام معاملات کا حل موجود تھا، کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے مومن کو یہ تعلیم دی ہے کہ جب اسے کوئی پریشانی کا سامنا ہو اور وہ تردد کا شکار ہو جائے تو استخارہ کا سہارا لے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کرام کو تمام معاملات میں استخارہ کی اسی طرح تعلیم دیتے تھے، جس طرح قرآن کی سورۃ سکھاتے، چنانچہ صحیح بخاری میں جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ ہمیں تمام اہم معاملات کے لیے نماز استخارہ اس طرح سکھاتے تھے جیسے قرآن کریم کی کوئی سورت سکھایا کرتے تھے۔ آپ فرماتے تھے: تم میں سے کوئی جب کسی کام کا ارادہ کرے تو فرض نماز کے علاوہ دو رکعت نفل پڑھے پھر کہے:

((اللهم إني أستخيرك بعلمك، وأستقدرُك بقدرتك، وأسألك من فضلك؛ فَإِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ، وَتَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ، وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ، اللَّهُمَّ فَإِن كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هَذَا الْأَمْرَ - ثُمَّ تَسْمِيهِ بَعِيْنِهِ؛ كَزَوَاجٍ أَوْ شِرَاءٍ أَوْ غَيْرِهِ - خَيْرًا لِي فِي عَاجِلِ أَمْرِي وَآجِلِهِ - أَوْ قَالَ: فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي - فَاقْدُرْهُ لِي وَيَسِّرْهُ لِي، ثُمَّ بَارِكْ لِي فِيهِ، اللَّهُمَّ وَإِن كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّهُ شَرٌّ لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي - أَوْ قَالَ: فِي عَاجِلِ أَمْرِي وَآجِلِهِ - فَاصْرِفْهُ عَنِّي، وَاقْدُرْ لِي الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ، ثُمَّ رَضِيْنِي بِهِ)).

ترجمہ:

،، اے اللہ! میں تیرے علم کے ذریعے سے خیر کا طالب ہوں، تیری قدرت سے ہمت کا خواہاں ہوں، تیرے عظیم فضل کا سوال کرتا ہوں، یقیناً تو قادر ہے میں قدرت والا نہیں، تو جانتا ہے میں نہیں جانتا، تو پوشیدہ اور غائب معاملات کو جانتا ہے۔ اے اللہ! اگر تو جانتا ہے کہ میرا یہ کام میرے دین، میری معیشت اور میرے معاملے کے انجام کے اعتبار سے بہتر ہے تو اسے میرے لیے مقدر اور آسان کر دے، پھر اس میں میرے لیے برکت فرما۔ اور اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام میرے دین، میری معیشت اور میرے معاملے کے انجام کے اعتبار سے اچھا نہیں تو اسے مجھ سے اور مجھے اس سے پھیر دے اور میرے لیے خیر کو مقدر کر دے وہ جہاں بھی ہو، پھر مجھے اس سے خوش کر دے،،۔

ابن القیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "یہ دعا جن امور کو شامل ہے وہ یہ ہیں: اللہ پاک کے وجود کا اقرار، اس کے کامل صفات کا اقرار، جیسے کمال علم، کمال قدرت اور کمال ارادہ، اس کی ربوبیت کا اقرار، تمام معاملات کو اس کے سپرد کرنا، اسی سے مدد طلب کرنا، اپنی جان کی ذمہ داری سے اظہار برائت کرنا اور ہر طرح کی طاقت و قوت سے تبرا کرنا سوائے اس کے جو اللہ کی مدد سے حاصل ہو۔ بندہ اس بات سے اپنی عاجزی کا اعتراف کرنا کہ وہ اپنی ذات کی مصلحت و مفاد کا علم، قدرت اور ارادہ رکھتا ہے، اور یہ اعتراف کرنا کہ یہ تمام امور اس کے کارساز، خالق اور تمام مخلوق کے معبود (اللہ) کے ہاتھ میں ہیں۔" انتہی

معزز حضرات! مشورہ طلب کرنے سے استخارہ کی تکمیل ہوتی ہے، بلکہ اسلام نے ایک مسلمان کا دوسرے مسلمان پر یہ حق بتایا ہے کہ جب اس سے نصیح و خیر خواہی طلب کی جائے تو وہ ضرور نصیحت کرے، جیسا کہ حدیث میں آیا ہے: (ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر چھ حقوق ہیں)۔ ان میں سے یہ بھی ذکر فرمایا: (جب تم سے نصیحت طلب کرے تو تم اسے نصیحت کرو) [مسلم]۔

کسی سلف کا قول ہے: "عقل مند کا یہ حق (و طیرہ) ہے کہ وہ اپنی رائے میں علمائے کرام کی رائے شامل کرتا ہے، اپنی عقل میں حکیموں کی عقل جمع کرتا ہے، کیوں کہ انفرادی رائے اور انفرادی عقل بسا اوقات لغزش کھا جاتی اور گمراہ ہو جاتی ہے"۔

اسلامی بھائیو! ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کو اسی طرح استخارہ کی تعلیم دیتے تھے جس طرح قرآن کی سورت سکھاتے تھے، یعنی اپنی عام ضرورتوں میں بھی وہ اس کا اہتمام کیا کرتے تھے۔

اس سے یہ معنی بھی مراد ہو سکتا ہے کہ: نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے انہیں ایک ایک لفظ اور ایک ایک حرف سکھایا، اس معنی کی رو سے ہمیں اس دعا کا بالکل ہو بہو اسی طرح التزام کرنا چاہئے اور اس کے الفاظ یاد رکھنے چاہئے جس طرح وہ وارد ہوئے ہیں۔

اس نماز کے بعض احکام:

انسان اپنی زندگی کے مباح اور مستحب معاملات کا آغاز کرنے یا اسے انجام دینے کے بارے میں متردد ہو تو استخارہ کی نماز پڑھے، ابن ابی جرمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "استخارہ ان مباح اور مستحب امور میں پڑھنی چاہئے جن میں تصادم اور ٹکڑاؤ نظر آ رہا ہو اور کس چیز سے آغاز کرے، اس میں انسان متردد ہو، البتہ واجبات، یا حقیقی مستحبات، محرمات اور مکروہات میں استخارہ نہیں ہے"۔ انتہی

بیان کیا جاتا ہے کہ امام بخاری نے اپنی کتاب الجامع الصحیح جو صحیح بخاری کے نام سے موسوم ہے، میں ہر حدیث لکھنے سے پہلے استخارہ کیا، یہ وہ کتاب ہے جسے پوری دنیا میں قبول عام حاصل ہے، اور وہ کتاب اللہ کے بعد سب سے صحیح کتاب ہے، ممکن ہے کہ یہ استخارہ ہی کی برکت ہو۔

ہمیں چاہئے کہ ہم دعائے استخارہ یاد کریں، اپنے بیٹے اور بیٹیوں کو اس کی ترغیب دیں اور اپنے پروردگار سے اجر و ثواب کی امید رکھیں۔

دعاے استخارہ کا افضل طریقہ یہ ہے کہ استخارہ کی دو خاص رکعتیں پڑھی جائے، اس کے بعد دعا کی جائے، رہی بات سنن روایت کی تو ابن حجر نے یہ راجح قرار دیا ہے کہ اس (نفل) نماز کے ساتھ استخارہ کی بھی نیت کر لے تو کافی ہوگا، مثال کے طور پر نماز پڑھتے وقت تحیۃ المسجد اور نماز استخارہ دونوں کی نیت ایک ساتھ کرے۔

دائمی کمیٹی برائے فتاویٰ (سعودی عرب) سے یہ سوال کیا گیا: جس کو دعاے استخارہ یاد نہ ہو، وہ اگر دیکھ کر پڑھے تو اس کا کیا حکم ہے؟ تو اس نے اس کے جواز کا فتویٰ دیا، اہم چیز یہ ہے کہ انسان حاضر دماغی اور دلجمعی، خشوع و خضوع اور صدق دل سے دعا کرے۔

اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ کو قرآن و سنت کی برکت سے بہرہ ور فرمائے، ان میں جو آیت اور حکمت کی بات آئی ہے، اس سے ہمیں فائدہ پہنچائے، آپ اللہ سے مغفرت طلب کریں، یقیناً وہ خوب معاف کرنے والا ہے۔

دوسرا خطبہ:

الحمد لله اللطيف الحميد، الفعّال لما يريد، وصلى الله وسلم على محمد بن عبد الله، وعلى آله وصحبه ومن والاه.

حمد و صلاۃ کے بعد:

میرے ایمانی بھائیو! استخارہ سے متعلق کچھ مسائل آپ کے سامنے پیش کیے جا رہے ہیں:

پہلا مسئلہ: دعاے استخارہ کب پڑھی جائے؟ بعض علماء فرماتے ہیں: تشہد کے بعد اور سلام پھیرنے سے پہلے دعاے استخارہ پڑھے، جبکہ بعض اہل علم کا کہنا ہے: سلام کے بعد دعا پڑھے، کیوں کہ حدیث میں (ثم) کا لفظ آیا ہے جو تاخیر پر دلالت کرتا ہے، اور یہی لجنہ دائمہ کا بھی فتویٰ ہے۔

ایک مسئلہ یہ ہے: جو شخص مشورہ کرے اور استخارہ کی نماز بھی پڑھے، لیکن اسے شرح صدر حاصل نہ ہو تو ایسی صورت میں کیا کرے؟ بعض اہل علم فرماتے ہیں: دوبارہ استخارہ کی نماز پڑھے، یہاں تک شرح صدر حاصل ہو جائے، بار بار استخارہ کرنے سے متعلق ایک حدیث بھی آئی ہے لیکن وہ صحیح نہیں ہے، بعض علماء فرماتے ہیں: جو بن پڑے وہ کر بیٹھے، جو بھی وہ کرے گا وہ خیر ہی ہوگا، کیوں کہ استخارہ کو دہرانے کی کوئی دلیل نہیں آئی ہے۔

ایک مسئلہ یہ بھی ہے کہ: ایک ہی نماز میں کئی ضرورت کے لیے استخارہ کی جاسکتی ہے، چنانچہ دعائیں مقدمہ کے بعد یہ کہے: اے اللہ! اگر فلاں فلاں ضرورت میرے لیے خیر ہے تو اسے میرے لئے آسان کر دے..... الخ، یہ ابن جریر رحمہ اللہ کا فتویٰ ہے۔

ایک مسئلہ یہ بھی ہے: اس بات کی کوئی دلیل نہیں ہے کہ استخارہ کے بعد انسان کو خواب آتا ہے۔

ایک مسئلہ یہ بھی ہے: استخارہ اس معاملہ میں پڑھی جائے جس میں انسان کو تردد ہو۔

میرے اسلامی بھائیو! نہایت نادر حالات اور بہت کم معاملات میں استخارہ کرنا غلط ہے، بلکہ مسلمان کی یہ شان اور پہنچان ہونی چاہئے کہ وہ ان تمام معاملات میں اللہ سے لو لگائے اور استخارہ کی نماز پڑھے جن میں اس کو تردد ہو "آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں تمام معاملات میں استخارہ کی تعلیم دیتے تھے"۔ یہاں تک جب زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے سامنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے شادی کی بات رکھی گئی تو انہوں نے اس پر بھی استخارہ کیا، نووی فرماتے ہیں: شاید انہوں نے اس لیے استخارہ کیا کہ ان کو خدشہ تھا کہ کہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں ان سے کوتاہی نہ ہو۔ انتہی معزز حضرات!

استخارہ کے بعد انسان کے حق میں جو مقدر ہوتا ہے وہ خیر پر مبنی ہوتا ہے، یہ ضروری نہیں کہ استخارہ کے بعد ہر حال میں آسانی و فراخی ہی حاصل ہو، بسا اوقات انسان کو نقصان کا سامنا بھی کرنا پڑ سکتا ہے، لیکن مسلمان کو یہ یقین رکھنا چاہئے کہ یہی اس کے لیے خیر ہے: ﴿وَعَسَىٰ أَنْ تَكْرَهُوا شَيْئًا وَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ﴾ [البقرة: 216]۔

ترجمہ: ممکن ہے کہ تم کسی چیز کو بری جانو اور دراصل وہی تمہارے لیے بھلی ہو۔

شاعر کہتا ہے:

رُبَّ أَمْرٍ تَتَّقِيهِ

جَرَّ أَمْرًا تَرْتَضِيهِ

خَفِيَ الْمُحْبُوبُ مِنْهُ

وَبَدَا الْمَكْرُوهُ فِيهِ

ترجمہ: ممکن ہے کہ تم کسی چیز سے بچو جبکہ اسی میں تمہاری خوشی اور رضامندی پوشیدہ ہو۔

اس کا پسندیدہ پہلو مخفی ہو اور ناپسندیدہ پہلو نمایاں ہو۔

استخارہ عبودیت و بندگی اور عاجزی و انکساری کا نام ہے، وہ اس بات کی دلیل ہے کہ مومن کا دل تمام حالات میں اپنے

پروردگار سے وابستہ ہوتا ہے۔

استخارہ سے انسان کی روح میں معنوی رفعت و بلندی آتی ہے، اور اس میں یہ یقین پیدا ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے اپنی

توفیق سے ضرور سرفراز کرے گا۔

استخارہ اللہ کی تعظیم اور حمد و ثنا سے عبارت ہے، استخارہ کے ذریعہ انسان حیرانگی اور شک و تردد سے باہر نکلتا ہے، اس سے اطمینان اور ذہنی سکون حاصل ہوتا ہے، استخارہ توکل کی راہ ہے اور اپنے معاملہ کو اللہ کے سپرد کرنے کا نام ہے۔
میرے ایمانی بھائیو! آج کے دن ایک عمدہ ترین کام یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا جائے، آپ سب درود و سلام پڑھیں۔

صلی اللہ علیہ وسلم

از قلم:

فضیلۃ الشیخ حسام بن عبدالعزیز الجبرین

مترجم:

سیف الرحمن تیبی

binhifzurrahman@gmail.com